حجاج ومعتمرین کے لئے
سعودی عرب کی خدمات بے مثال ہیں
تحریر
شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ
جدہ دعوہ سنٹر، حی السلامہ، سعودی عرب
Maqubool Ahmed
Maquboolahmad.blogspot.com
SheikhMaqubоolAhmedFatawa
islamiceducon@gmail.com
Sheikh Maqbool Ahmed salafi Off page
00966531437827

حجاج ومعتمرین کے لئے سعودی عرب کی خدمات بے مثال ھیں

تحریر: مقبول احمد سلفی

جدہ دعوہ سنٹر، السلامہ – سعودی عرب

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ حج ایک مشقت انگیز عبادت ہے اس لیے اس عبادت کی انجام دہی کے واسطے جس طرح مالی استطاعت کی ضرورت ہے وہیں پر جسمانی استطاعت بھی شرط ہے۔عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ فضل بن عباس رضی اللہ عنہمارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔اتنے میں قبیلہ خشعم کی ایک عورت آئی۔ فضل رضی اللہ عنہ اس کو دیکھنے لگے اور وہ فضل رضی اللہ عنہ کو دیکھنے لگی۔اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فضل کا چہرہ دوسری طرف پھیرنے لگے، اس عورت نے کہا کہ اللہ کا فریضہ (حج) نے میرے بوڑھے والد کو اس حالت میں پالیا ہے کہ وہ سواری پر بیٹھ بھی نہیں سکتے تو کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں، آپ نے فرمایا کہ ہاں۔یہ حجۃالوداع کا واقعہ ہے۔(صحیح بخاری:1855)

اس حدیث کی روشنی میں واضح طور پر ہمیں رہنمائی ملتی ہے کہ جس پر حج فرض ہوگیا ہو لیکن اسے حج کرنے کی جسمانی استطاعت نہ ہو تو ایسا آدمی حج کے لیے نہ آئے بلکہ وہ اپنی طرف سے کسی اور کو حج کرنے کے لئے بھیجے جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ بہت سارے ممالک کے لوگ بطور خاص ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش اور نیپال وغیرہ سے حج کرنے والوں میں بڑی تعداد بوڑھوں کی ہوتی ہے یعنی جن میں جسمانی کمزوری، بڑھاپا، بیماری اور ضعیفی ولاغرپن ہوتا ہے ایسے لوگ بڑی تعداد میں حج کو آتے ہیں۔اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہر سال ایسے لوگوں میں سے کتنے سارے حجاج کی دوران حج مکہ ومدینہ یا پھر سفر میں ہی

وفات ہو جاتی ہے۔امسال ہم لوگوں نے بعض ویڈیوز میں حاجیوں کی بعض لاشیں دیکھی ہیں اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں ہے کہ صرف امسال ہی حجاج میں سے بعض کی وفات ہوئی ہے بلکہ ہر سال کچھ نہ کچھ حجاج کی وفات ہوتی ہے جن کی معلومات ہر ملک والے اپنے سفار تخانہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

وفات کی مذکورہ بالا مرکزی اسباب کے علاوہ امسال گرمی کی شدت بھی ایک بڑی وجہ رہی خصوصا ان لوگوں کے حق میں جو بغیر پرمٹ حج کر رہے تھے۔ ظاہر سی بات ہے کہ جو بغیر پرمٹ حج کرتے ہیں وہ غیر قانونی ہوتے ہیں۔ایسے لوگ چوری چھپے حج کرتے ہیں۔ان کے پاس کھانے پینے، چلنے پھرنے اور نیند و آرام حاصل کرنے کی کوئی سہولت نہیں ہوتی ہے وہ چھپتے چھپاتے اور جیسے تیسے حج کرتے ہیں۔ایسے لوگ زیادہ پریشان ہوتے ہیں اور دوسرے حجاج کے لئے بھی پریشانی کا سبب بنتے ہیں اور انتظامی امور میں یہ بڑا خلل ہوتا ہے اس وجہ سے بغیر پرمٹ حج کرنے والوں کے لئے قانونی سزا متعین ہے۔

موت تو اللہ کی طرف سے اٹل ہے، جس کے مقدر میں جب اور جس جگہ موت لکھی ہوئی ہو وہ اس کے حق میں وہاں آکر رہے گی،اس بات پر ایمان رکھتے ہوئے ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ اللہ رب العالمین نے ہمیں ہلاکت میں اپنے آپ کو ڈالنے سے منع فرمایا ہے۔اور جب ہمیں معلوم ہے کہ حج مشقت انگیز عبادت ہے تو ایسی صورت میں جو لوگ بیماری یا ضعیفی کے سبب حج کی استطاعت نہیں رکھتے انہیں حج پر نہیں آنا چاہئے اور اسی طرح سعودی عرب کا مقیم یا باہری ملک سے آنے والا بغیر پرمٹ کے ہر گز ہر گز حج نہیں کرے۔

جو لوگ آج الکٹرانک میڈیا اور پرنٹ میڈیا کے ذریعہ بعض حجاج کرام کی وفات پر سعودی حکومت کو انتظامی حیثیت سے کوس رہے ہیں ان کی یہ تنقید بے جا ہے کیونکہ سعودی حکومت جس طرح حجاج کی خدمت پر توجہ دیتی ہے شاید دنیا کی کوئی حکومت ایسی توجہ کسی طرف نہ دیتی ہو۔ سڑک، رہائش، بجلی، اے سی، آمدورفت، پانی، دوا، خوراک، پولس و سکوریٹی اور انتظامی امور میں حاجیوں کو جن جن چیزوں کی ضرورت پڑھ سکتی ہے اور سعودی حکومت کی طرف سے ان ضرورتوں کی تکمیل کے

لیے جس حد تک سہولت اور جدید ٹکنالوجی دستیاب ہے ان تمام حیثیت سے حجاج کی خدمت کی جاتی ہے۔ جس کی بناپر ہم یہ یقینی حد تک کہہ سکتے ہیں کہ سعودی حکومت حجاج کی خدمت میں اپنی مثال آپ ہے۔ یہ اس وجہ سے بھی ہے کہ زمانہ جاہلیت ہی سے حجاج کے تئیں اہل عرب کی خدمت کا جذبہ رہا ہے جو آج تک چلا آرہاہے اور ان شاءاللہ قیامت تک حجاج کی بہترین خدمت کا سلسلہ چلتا رہے گا۔ اسلام نے حجاج کی خدمت کی طرف بہترین رہنمائی کی ہے اس وجہ سے حاجیوں کی خدمت کرنا ایک بڑے شرف کا کام ہے اس لئے ہر کوئی حج میں ایک دوسرے کی مدد بھی کرتا ہے اور کھلانے پلانے والے لوگ گاڑی بھر بھر کر حاجیوں کو کھلاتے پلاتے ہیں۔ انتظامی کمیٹی والے پل پل ایک ایک حاجی پر اپنی جان نچھاور کرتے ہیں۔ سعودی حکومت خصوصی اہتمام کے ساتھ حجاج کی تمام ترنقل وحرکت پہ نظر رکھتی ہے بلکہ حج کے دنوں میں حکومت کی پوری توجہ حج پر ہی مرکوز ہوتی ہے اس لئے آپ نے دیکھا ہوگا کہ جہاں ملک کا حاکم، شاہ سلمان اپنے لیڈروں کو حاجیوں کی خصوصی خدمت کی تاکید کررہے ہوتے ہیں وہیں شہزادہ محمد بن سلمان نے اس جانب توجہ دینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی بلکہ انہوں نے حج کی اہمیت کے پیش نظر اٹلی میں ہونے والی جی 7 کانفرنس میں شریک نہیں ہوئے۔ یہ اپنے آپ میں سعودی عرب سمیت تمام مسلمانوں کے لئے بڑے فخر کی بات ہے۔

امسال تقریبا دو ملین کے قریب لوگوں نے حج کیا اور اس مرتبہ گرمی کی شدت بھی اپنے شباب پر تھی ایسے میں کچھ جانی نقصان ہونا یا کچھ لوگوں کا کچھ دیر کے لئے گم ہو جانا زیادہ حیرتناک نہیں ہے۔ پھر بھی مسلمانوں کے بعض طبقات میں اس بات پر سعودی حکومت کو کوسا جارہاہے اور بدانتظامی کی شکایت کی جارہی ہے۔

پہلے تو یہ سمجھ لیں کہ دوران حج وفات پانا ایک بڑی سعادت، باعث اجر وثواب اور حسن خاتمہ کی علامت ہے، ایمان والے ایسی موت کی تمنا کرتے ہیں۔ میدان عرفات میں سواری سے گر کر ایک صحابی کی موت ہوگئی تو آپ ﷺ نے ان کے تعلق سے ارشاد فرمایا: پانی اور بیری کے پتوں سے اسے غسل دو اور احرام ہی کے دو کپڑوں کا کفن دو لیکن خوشبو نہ لگانا نہ اس کا سر چھپانا کیوں کہ اللہ تعالی قیامت میں اسے لبیک کہتے ہوئے اٹھائے گا۔ (صحیح البخاري: 1849)

اگر حج کرتے ہوئے کسی کی وفات ہو جائے تو اس پہ افسوس کرنے کا مقام ہی نہیں ہے، یہ تو رشک کرنے والی بات ہے۔ جیسے کوئی نماز پڑھتے ہوئے، سجدہ کرتے ہوئے، تلاوت کرتے ہوئے اور دعا کرتے ہوئے وفات پا جائے تو ایسی موت پر رشک کرتے ہیں۔ برصغیر کے بہت سارے حجاج اپنے ساتھ کفن تک لاتے ہیں پھر بھی امسال بعض حجاج کی وفات کی وجہ سے کچھ لوگ سعودی حکومت پر تنقید کیوں کر رہے ہیں، اس کی اصل وجہ کیا ہے؟

اس پہلو پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو لوگ تقلید کرتے ہیں، تصوف کی راہ چلتے ہیں اور شرک وبدعت میں ملوث ہیں ان کو اہل توحید سے دشمنی ہے۔ ایسے لوگ ہمیشہ تاک میں لگے رہتے ہیں اور جب بھی موقع ملتا ہے اہل توحید کو بدنام کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ سعودی عرب کے دشمن چینلوں اور باطل تحریکوں نے جب اس حکومت کو بدنام کرنے کے لئے حج سے متعلق بدنظمی اور اموات کی جھوٹی خبریں نشر کرنا شروع کیا، فوراً صوفی جماعت، اخوانی وتحریکی کارندے اور بدعتی ٹولوں کو موقع مل گیا اور یہ بھی سعودی حکومت کے انتظام وانصرام پر سوال کھڑے کرنے لگے۔ ان لوگوں کو حاجیوں کی مشقت اور اموات سے تکلیف نہیں ہے بلکہ ان کو خالص توحید پر قائم سعودی حکومت سے تکلیف ہے۔ کب سے ان لوگوں کی خواہش ہے اور ناروا کوشش بھی کر رہے ہیں کہ سعودی حکومت کا خاتمہ ہو جائے اور حرمین شریفین پر بدقماشوں اور بدعتیوں کا قبضہ ہو جائے۔ ہمیں اللہ کا شکر بجالانا چاہئے کہ اللہ نے خانہ کعبہ کی چابھی، حجاج کی خدمت اور حرمین شریفین کی حفاظت اہل توحید کے ہاتھ میں سونپی ہے جن کی کوشش سے سعودی عرب میں توحید کا بول بالا ہے۔ اگر یہ مملکت اہل بدعت کے ہاتھوں میں چلی جائے تو یہ لوگ یہاں پر شرک وبدعت کے اڈے قائم کر دیں گے اور اللہ کے گھر میں ہی اللہ کو چھوڑ کر عبدالقادر جیلانی اور معین الدین چشتی وغیرہ کو پکارنے لگیں گے۔ الحمد للہ جن اہل توحید کے ہاتھوں میں حرمین کی سیادت وقیادت ہے ان کے ذریعہ ہمارا ایمان وعقیدہ محفوظ ہے۔ اور اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اہل توحید اور مملکت سعودی عرب کی حفاظت فرما اور اس جانب اٹھنے والی میلی نظر پھوڑ دے۔ آمین

آیئے امسال کے حج سے کچھ سبق لیتے ہیں اور اپنی اصلاح کی کوشش کرتے ہیں تاکہ آئندہ ہمارے لئے آسانی رہے۔

☆جو لوگ معمر وضعیف ہیں، جسمانی طور پر سفر کرنے اور مناسک حج ادا کرنے کی طاقت نہیں رکھتے ایسے لوگ قطعاحج پر نہ آئیں وہ اپنا حج دوسرے سے کروالیں۔ یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جن لوگوں پر حج جوانی میں ہی فرض ہو جاتا ہے اور بڑھاپے میں حج کرتے ہیں وہ حج کی ادائیگی میں غفلت برتتے ہیں انہیں چاہئے کہ جب حج فرض ہو جائے بلاتاخیر حج کریں۔

☆حج ایک فریضہ ہے یہ اس کے اوپر فرض ہے جو حج کرنے کی مالی اور جسمانی طاقت رکھتا ہے لہذا آپ اسی وقت حج کریں جب دونوں حیثیت سے استطاعت حاصل ہو۔اور پرمٹ حاصل کئے بغیر حج نہ کریں چاہے آپ سعودی میں رہتے ہوں یا سعودی عرب سے باہر۔

☆حج کرنے کے لئے حج کی تعلیم بہت ضروری ہے، بسااوقات عدم واقفیت اور لوگوں کی دیکھادیکھی خود سے خود کو نقصان پہنچتا ہے۔حج میں الحمدللہ بہت ساری سہولیات اور آسانیاں بھی ہیں، بوقت ضرورت سہولت پر عمل کرنے میں عافیت ہے مثلامریض کے لئے یوم النحر کی رمی کے لئے آدھی رات کے بعد مزدلفہ سے جمرات کی طرف جانا، عذر کے وقت رمی جمار کے لئے دوسرے کو وکیل بنانا، دوپہر کے وقت رمی باعث مشقت ہو تو عصر کے بعد رمی کرنا حتی کہ مجبوری میں مغرب یا عشاء کے بعد بھی رمی کر سکتے ہیں۔یوم النحر کو طواف افاضہ نہ کر سکیں تو ایام تشریق کے لئے موخر کر لینا اور طواف وداع سے پہلے بھی وقت نہ ملے تو ایک طواف میں طواف افاضہ اور طواف وداع کی نیت کر سکتے ہیں۔ چل کر طواف وسعی کرنے کی طاقت نہ ہو تو گاڑی کے ذریعہ طواف وسعی کر لینا۔ان سہولتوں کا ہمیں علم ہونا چاہئے۔

☆حج کی ادائیگی میں آپ کے لئے جن سہولت کی اجازت ہے اور جن حفاظتی اقدامات کی طرف حکومت توجہ دلاتی ہے ان سب باتوں کو عمل میں لانا جیسے عمل کے مناسب اوقات، چھتری، ماسک، پانی، دوا اور حاجت کی دیگر چیزیں وغیرہ۔

☆آپ سمجھتے ہیں کہ اکیلے حج پر جانے میں کسی قسم کا خدشہ ہے تو طاقتور مددگار کا انتظام کر لیں تاکہ وہ ہر جگہ آپ کا ساتھ دے ۔کوئی ضروری نہیں ہے کہ آپ کسی کو پیسہ دے کر ہی حج کروائیں، مختلف علاقوں سے حج پہ لوگ جاتے ہیں ان میں سے کوئی

ساتھی چن لیں یا دوران حج ہی کسی جانکار کی معانت حاصل کریں۔

ان باتوں کے علاوہ مزید کچھ باتیں ایسی ہیں جن کی بھی اصلاح کی ضرورت ہے جیسے جب ہم حج کا پروگرام بناتے ہیں اور ہمارا حج کنفرم ہو جاتا ہے تو گاؤں محلے میں اس دن سے لے کر حج سے واپسی تک ایسی ایسی رسم ورواج اور ایسے ایسے شہرت اور دکھاوا کے کام کرتے ہیں جو حج جیسی عبادت کے اخلاص میں رخنہ ڈالنے والے ہیں۔ خدارا عبادت کو عبادت ہی رہنے دیں اسے شہرت وریا کا ذریعہ نہ بنائیں۔ اسی طرح دوران حج تصویر وویڈیو کے لئے موبائل اور کیمرے کا اس قدر استعمال ہوتا ہے گویا ہم عبادت کرنے نہیں، لوگوں کو اپنا کام دکھانے آئے ہیں۔ ایسا حج اللہ کے یہاں مقبول نہیں ہے اس لئے حج میں سیلفی سے پرہیز کریں۔ نیز حج کرنے والوں کے کچھ ایسے برے مناظر بھی سامنے آرہے ہیں جن سے حج اور شعائر مقدسہ کی بے حرمتی ہورہی ہے اور حج کی غلط تصویر لوگوں میں پہنچ رہی ہے اس لئے حج کے ذمہ داروں سے گزارش ہے کہ لوگوں کے دلوں میں حج کی اہمیت اور شعائر مقدسہ کی عظمت وہیبت بٹھائیں۔ آیئے ہم عزم کرتے ہیں کہ حج کے تحفظات اپنائیں گے، اپنی غلطیوں کی اصلاح کریں اور حرمین شریفین کی سلامتی کے لئے دعا اور دفاع کریں گے۔

****

نوٹ: اسے خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی شیئر کریں۔

مزید دینی مسائل، جدید موضوعات اور فقہی سوالات کی جانکاری کے لئے وزٹ کریں۔

WEBSITE KELIYE CLICK KARE

MAZEED PDFS KE LIYE CLICK KARE

DATE :23/6/2024